لکڑی سے بنے پرندوں کے مجسمے گھر میں رکھنے کا حکم

مجیب: مولانا محمد حسان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3465

تاریخ اجراء: 13 رجب المرجب 1446ھ / 14 جنوری 2025ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میں نے لکڑی کے پرندے اپنی بالکونی میں سجا کر رکھے ہیں، جن کا چہرہ بالکل واضح ہے، ناک، آنکھ، کان وغیرہ سب کچھ واضح ہے، یہ رکھنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

پرندوں کا اس طرح کا مجسمہ بنانا اور ان کو گھر میں بغیر اہانت کے رکھنا شرعاً جائز نہیں ہے، اور ایسے مجسمے گھر میں رحمت کے فرشتوں کے آنے میں رکاوٹ ہیں، (چاہے مجسمہ لکڑی کا بنا ہوا ہو یا کسی اور چیز کا) کہ جاندار کے اس طرح کے مجسمے بنانے میں اللہ تعالی کی تخلیق سے مشابہت ہے، اور یہ بات رب تبارک و تعالیٰ کو بہت زیادہ ناپسند ہے کیونکہ اس میں گویا اللہ پاک سے مقابلہ کرنا پایا جاتا ہے، نیز یہ بت کے معنی میں ہیں اور بت اللہ تعالی کے ناپسندیدہ ہیں۔

صحیح مسلم میں مسلم بن حجاج قشیری علیہ الرحمہ (متوفی 261ھ) حدیث پاک نقل فرماتے ہیں: ”قال: إن من أشد الناس عذابا یوم القیامۃ، الذین یشبھون بخلق اللہ“ ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے سخت عذاب ان لوگوں کو دیا جائے گا، جو اللہ پاک کی تخلیق سے مشابہت کرتے ہیں۔ (صحیح مسلم، ج 3، ص 1667، حدیث 2107، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

شرح مشکاۃ میں علامہ شرف الدین حسین بن عبد اللہ طیبی علیہ الرحمہ (متوفی 743ھ) فرماتے ہیں: ”یفعلون ما یضاھي خلق اللہ، أي مخلوقۃ أو یشبھون فعلھم لفعلہ، أي في التصویر والتخلیق“ ترجمہ: ایسے افعال کرتے ہیں جو اللہ پاک کی تخلیق کے مشابہ ہوتے ہیں یا اپنے فعل کے ذریعے اللہ پاک کے فعل سے مشابہت کرتے ہیں یعنی تصویر کشی اور مجسمہ سازی میں۔ (شرح مشکاۃ للطیبی، ج 9، ص 2947، مطبوعہ ریاض)

مراۃ المناجیح میں حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ (متوفی 1391ھ) فرماتے ہیں: ”یعنی جیسی جاندار کی صورتیں اللہ تعالیٰ بناتا ہے ویسی یہ بناتے ہیں گویا رب تعالیٰ کا مقابلہ کرتے ہیں اور اس سے مقابلہ کرنے والا مستحق عذاب ہے۔ (مراۃ المناجیح، ج6، ص200، مطبوعہ نعیمی کتب خانہ، گجرات)

رد المحتار میں علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمہ (متوفی 1252ھ): ”لأن علة حرمة التصویر المضاھاۃ لخلق اللہ تعالی۔۔۔وأما فعل التصویر فھو غیر جائز مطلقاً لانہ مضاھاۃ لخلق اللہ تعالی“ ترجمہ: کیونکہ تصویر سازی کی حرمت کی علت اللہ تعالی کی تخلیق سے مقابلہ ہے۔۔۔رہا تصویر بنانا تو وہ مطلقاً ناجائز ہے کیونکہ یہ اللہ کی تخلیق سے مقابلہ ہے۔ (ردالمحتار، ج1، ص647، 650، دار الفکر، بیروت)

مجسمہ چاہے لکڑی سے بنا ہوا ہو یا کسی اور چیز کا اس کے متعلق لسان العرب میں ہے: ”أصل الأوثان عند العرب کل تمثال من خشب أو حجارۃ أو ذھب أو فضۃ أو نحاس أو نحوھا“ ترجمہ: عرب کے یہاں بت کی اصل ہر وہ تصویر ہے جو لکڑی، پتھر، سونے، چاندی یا پیتل وغیرہ کی ہو۔ (لسان العرب، جلد13، صفحہ443، مطبوعہ بیروت)

فتاوی رضویہ میں اعلی حضرت علیہ الرحمہ (متوفی 1340ھ) فرماتے ہیں: ”غیر حیوان کی تصویر بت نہیں، بت ایک صورت حیوانیہ مضاہات خلق اللہ میں بنائی جاتی ہے تاکہ ذوالصورۃ کے لیے مرآتِ ملاحظہ ہو اور شک نہیں کہ ہر حیوانی تصویر مجسّم خواہ مسطح کپڑے پر ہو یا کاغذ پر دستی ہو یا عکسی اس معنی میں داخل ہے، تو سب معنی بت میں ہیں اور بت اللہ عزوجل کا مبغوض ہے تو جو کچھ اس کے معنی میں ہے، اس کا بلا اہانت گھر میں رکھنا حرام اور موجبِ نفرتِ ملائکہ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام۔" (فتاویٰ رضویہ، ج24، ص634، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم